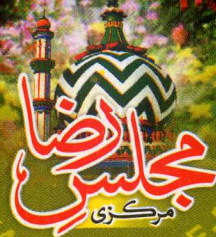
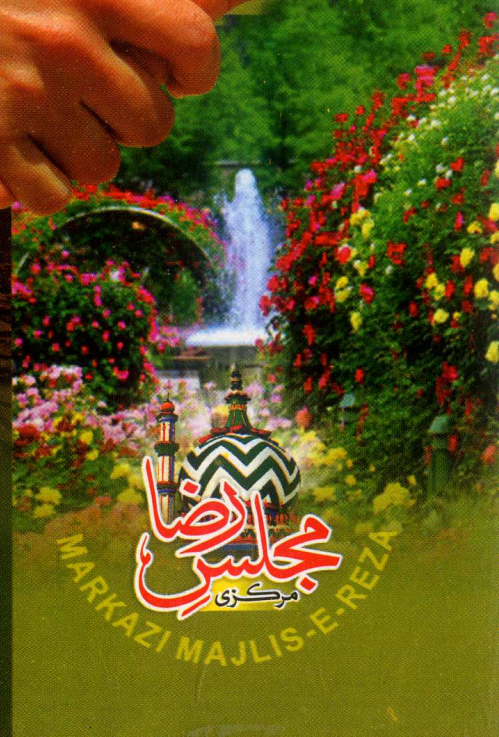
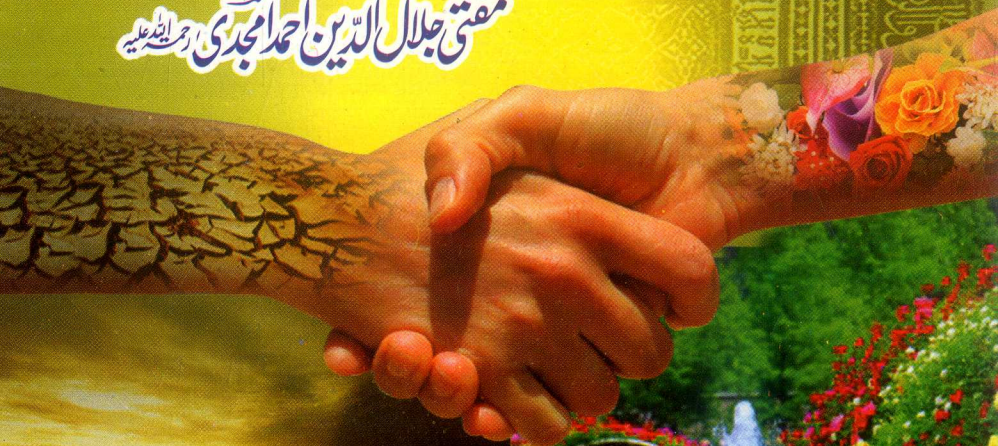


قرآن و حدیث کی روشنی میں

# بیمذہبوں کے لئے

حضرت علامہ مولانا

مفتی جلال الدین احمد مجتہدی رحمہ اللہ علیہ



مجلس ارضی  
MARKAZI MAJLIS-E-REZA



لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِشَيْئِهِ لَعَلِيمٌ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

# بد مذہبوں سے شہادت

تصنیف

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

رحمۃ اللہ القوی

مرکزی مجلس رضاء لاہور

اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیاد: مجدد مائتہ حاضرہ الشاہ امام محمد احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ

سلسلہ اشاعت نمبر 11

## فہرست مضامین

- ۱- نگاہ اولیں ..... ۵
- ۲- مسلمان اور کافر کی قسمیں ..... ۶
- ۳- بد مذہب اور احادیثِ کریمہ ..... ۷
- ۴- خلاصہ احادیث ..... ۹
- ۵- مرتد کا حکم ..... ۹
- ۶- خلقِ عظیم ..... ۱۰
- ۷- غلط فہمی ..... ۱۳
- ۸- مرتدوں سے رشتے ..... ۱۷
- ۹- شیطانی فریب ..... ۱۸
- ۱۰- بد مذہب اور مرتد کون؟ ..... ۲۰
- ۱۱- اللہ اور ملائکہ کی لعنت ..... ۲۱
- ۱۲- حضور کے راستہ پر نہیں ..... ۲۸
- ۱۳- سب سے کمزور ایمان والا ..... ۲۹
- ۱۴- برائی نہ روکنے پر عذاب ..... ۳۰
- ۱۵- طرح طرح کے فریب ..... ۳۳
- ۱۶- نماز قضاے عمری ..... ۳۸

نام کتاب	بد مذہبوں سے رشتے
مصنف	مفتی جلال الدین احمد امجدی
صفحات	۴۰
اشاعت	۲۰۱۴ء
کمپوزنگ	ورڈز میکر
ناشر	مرکزی مجلس رضا، لاہور
ہدیہ	40 روپے

ملنے کا پتا

مرکزی مجلس رضا

8/C دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

19/B جاوید پارک، شاد باغ، لاہور



## نگاہ اولیں

آج کل بہت سے گمراہ و بدنہب اہلسنت و جماعت سے میل جول کر کے ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کو آسانی کے ساتھ اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں اور عوام اہلسنت اپنی بیوقوفی سے ان کے یہاں رشتے کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں وہ گمراہ و بدنہب ہو کر اللہ و رسول اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و بزرگان دین کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہو جاتے ہیں۔

لہذا گمراہوں، بد مذہبوں اور مرتدوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کے بارے میں قرآن وحدیث کا حکم اہلسنت وجماعت کو بتانے کی غرض سے یہ رسالہ لکھ دیا تاکہ وہ ان سے دور رہیں اور ان کے یہاں رشتہ کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اہلسنت و جماعت کیلئے اس رسالہ کو مشعل راہ بنائے اور ان کو انبیائے کرام، صحابہ عظام اور بزرگان دین کے دشمنوں سے ہر طرح دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے، آمین

جلال الدین احمد امجدی

## انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

جلال الدین احمد امجدی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

انسان کی دو قسمیں ہیں: مسلمان اور کافر۔ پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں کافر اصلی اور کافر مرتد۔ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمہ اسلام کو نہ مانتا ہو جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ۔

اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں: مرتد مجاہد اور مرتد منافق۔ مرتد مجاہد وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا پھر کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا انکار کر کے دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔

اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر خداوند قدوس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا دیگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے۔ کافروں میں سب سے بُرا یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالٰی۔

اور مسلمان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ صحیح مسلمان اور گمراہ..... صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو اور گمراہ مسلمان وہ بد مذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہو مگر اس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

## بد مذہب اور احادیثِ کریمہ

وہ مسلمان جو بد مذہب ہیں ان کے بارے میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم جاننے کیلئے مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھیں۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ جَبْتُمْ كَيْفَ تَكُونُ أَسَاسُكُمْ  
فَاكْفَهُرُوا فِي وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَانِعُ تَرْشِ رُؤْيَى سَإِشْ آؤ۔ اس لئے  
يَغْضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ کہ خدائے تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر)

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ خَدَائِ تَعَالٰی كَيْ بَدْمَذْهَبْ كَانَهُ رُوزَه  
صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً قَبُولْ كَرْتَا هَ نَمَاز، نَهْ زَكَاةً، نَهْ حَجَّ، نَهْ  
وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا عَمْرَه، نَهْ جِهَادْ أَوْ رَنَهْ كُوْنِي نَفْلٌ نَهْ فَرْض۔  
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ بَدْمَذْهَبْ دِينِ اِسْلَامْ سَ اِيْسَا نَكْلْ جَاتَا  
مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ هَ جِيْسَا كَهْ كُوند هَمَّ هُوَ اُتَے سَ  
الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ بَالْ نَكْلْ جَاتَا هَ۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَهْلُ الْبِدْعِ كِلَابٌ أَهْلِي النَّارِ بَدْمَذْهَبْ دُوزَخْ وَالْوَلُوكَ كَتَے هَی۔



(۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَقَرَّ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ  
أَعَانَ عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَامِ

(مشکوٰۃ شریف)

بد مذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہو جائے گی؟  
اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث  
دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

در تو قیروے استخفاف واستہانت سنت بد مذہب کی عزت کرنے میں سنت کی  
ست وایں می کشد بومیراں کردن حقارت اور ذلت ہے اور سنت کی  
بنائے اسلام حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا  
دیتی ہے۔ (احمد المصنوعات جلد ۱ ص ۱۲۷)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا:

إِنْ مَرَضُوا فَلَا تُعَوِّذُوهُمْ وَإِنْ  
مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَإِنْ  
لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسْلِمُوا عَلَيْهِمْ  
وَلَا تَجَالِسُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ  
وَلَا تَأْكُلُوا مَعَهُمْ وَلَا تَصَلُّوا  
مَعَهُمْ

بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔  
اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ  
ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔  
ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو،  
ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی  
بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان  
کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف)

نوٹ: اس حدیث شریف کو ابو داؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے  
حضرت جابر سے اور عقیل و ابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم۔

### خلاصہ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بد مذہب سب  
سے زیادہ بُرے ہیں۔ ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا جائز نہیں کہ خدائے  
تعالیٰ ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو  
یا نفل۔ وہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ان کی عزت کرنا بد مذہب اسلام کے ڈھانے پر  
مدد کرنا ہے۔

ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی قسم کا مذہبی تعلق  
رکھنا جائز نہیں۔ ان سے سلام کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں  
اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے  
کہ جو بد مذہب تو ہیں مگر ان کی بد مذہبی حد کفر کو نہیں پہنچی ہے۔ رہے وہ لوگ جو کہ  
مرتد ہیں تو ان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے۔

### مرتد کا حکم

وہ مرتد کہ جو کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا انکار کر دیا اس  
کے بارے میں حکم یہ ہے کہ حاکم اسلام اسے تین دن قید میں رکھے پھر اگر وہ توبہ  
کر کے مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ اسے قتل کر دے۔ (در مختار مع شامی جلد ۳ ص ۲۸۶)  
اور وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور ہماری طرح نماز و روزہ



بھی کرتے ہیں مگر اللہ کے محبوب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی دوسرے نبی کی توہین کر کے مرتد ہو گئے تو وہ چاہے سنی بریلوی کہے جاتے ہوں یا وہابی دیوبندی بادشاہ اسلام ان کی توبہ نہیں قبول کرے گا یعنی انہیں قتل کر دے گا۔ فقیہ اعظم ہند مرشدی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

مرتد اگر ارتداد سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتد مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔ (بہار شریعت ج ۹ ص ۱۷۷)

لیکن نبی کے گستاخ کو قتل کرنا چونکہ بادشاہ اسلام کا کام ہے اور یہ ہمارے یہاں ممکن نہیں تو اب موجودہ صورت میں مسلمان پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں۔ ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں انہیں دفن کرنے دیں۔

## خلق عظیم

اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بد مذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بد اخلاقی نہیں ہے۔ بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بد مذہبوں اور مرتدوں سے دور رہو۔ ان کے یہاں رشتہ ناطہ کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارہ نہ کرو۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (پ ۷۷ ص ۱۴)

اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔ (پ ۱۲ ص ۱۰)

اور بد مذہبوں کے بارے میں نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پانچ حدیثیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر مسلم شریف کی ایک حدیث اور پڑھیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّا كُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

۱- حق سبحانہ و تعالیٰ حبیب خود را، علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست در غلظت برایشان امر فرمود۔ معلوم شد کہ غلظت کرنے کے حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر و کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔



۲- در رنگ سگاں ایشاں را دور خدا کے دشمنوں کو کتے کی طرح دور رکھا  
باید داشت ..... دوستی و الفت جائے اور ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ و  
بادشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی تک  
عزوجل و دشمنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچا دیتی ہے (کلمہ و نماز کے سبب) آدمی  
می شود شخصے گمان می کند کہ اواز اہل گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ و رسول  
اسلام است و تصدیق و ایمان باللہ و پر ایمان رکھتا ہے (اس لئے ان سے دوستی  
رسولہ دارد۔ امانی داند کہ اس قسم اعمال اور رشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس  
شنیعہ دولت اسلام اور پاک و صافی طرح کی بے ہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو  
برد نعوذ باللہ (مکتبہ ۱۶۳) برباد کر دیتی ہیں۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں:

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔ اپنے ساتھ کا شانہ اقدس خلافت میں لے آئے۔ اس کیلئے کھانا منگایا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بند نہ ہوئی کی اس سے ظاہر ہوئی۔ فوراً حکم ہوا کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔

(المفہوم ج ۱ ص ۹۳)

بندہ ہوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ ۳۱۱ میں ہے:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی۔ اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتے تھے۔ اب چاہتا ہے کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔

جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں، ان کی تنقیص شان کرتے ہیں اور انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

اور جب ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار ہے تو جو لوگ کہ ان کے یہاں رشتہ داری کر کے دوستی و محبت کا قلعہ قائم کرتے ہیں ان کو کلمہ نصیب ہونا اور زیادہ دشوار ہے خدائے عزوجل ایسے لوگوں کو ایمان کی محبت عطا فرمائے، آمین۔

### غلط فہمی اور اس کا ازالہ

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس کا نام مسلمانوں کی طرح ہے تو وہ چاہے جیسا عقیدہ رکھے اور اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکے سچا پکا مسلمان ہی رہے گا بندہ ب و گمراہ اور کافر و مرتد نہیں ہوگا تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

ابن جریر، طبرانی، ابوالشیخ اور ابن مردویہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن



عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ  
قَالُوا كَلِمَةً الْكُفْرِ وَكَفَرُوا وَابْعَدُوا  
اسْلَامَهُمْ (پ ۱۶۱)

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے کلمہ کھلا فرمایا و کفروا بَعْدَ اسْلَامِهِمْ۔ یعنی وہ لوگ مسلمان تھے، کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز و روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہ گئے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گم شدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ لِيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا  
نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰهِ  
وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ  
تَسْتَهْزِءُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ  
كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (پ ۱۶۱)

اس آیت کریمہ میں بھی واضح طور پر فرمایا گیا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکالنے کے سبب مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

لہذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول کی توہین کرے تو بھی وہ مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے پر کچھ لوگوں نے کہا ہم کلمہ و نماز پڑھیں گے اور سب کچھ کریں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا اعتقاد جو ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کر دیا تو کلمہ و نماز پڑھنا انہیں کچھ کام نہ آیا اور وہ مرتد ہو گئے جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا:

اصحاب مسیلمہ و مانعی الزکاۃ براہ مسیلمہ کے ساتھی اور مانعین زکوٰۃ مرتد ارتد اور فتنہ ہوئے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۸۳)

اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد اہم ضروریات دین میں سے ہے۔ لہذا جو لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی کر کے ان کی عظمت کا انکار کر رہے ہیں وہ بدرجہ اولیٰ مرتد ہیں۔ کلمہ اور نماز انہیں مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالنحویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیری جسارت پر افسوس۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا



ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعَا فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ  
أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ  
وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ  
يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ  
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ .  
(بخاری شریف، ج ۱ ص ۵۰۹)

اور حضرت ابوسعید خدری و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ  
وَفِرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ  
وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ  
لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ  
الدِّينِ مَرُوقٌ السَّهْمُ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ .  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۸)

ان احادیث کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے سامنے مسلمان

اپنی نماز اور روزوں کو حقیر سمجھیں گے۔ وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے مگر اس کے باوجود دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ ضروریات اہلسنت یا ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو نماز و روزہ اور قرآن کا پڑھنا انہیں بد مذہب اور مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

### مرتدوں سے رشتے

اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد اہلسنت و جماعت کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے رشتہ دار کو بے دین بنانے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہو جاتا ہے اور نام نہاد سنی اللہ و رسول اور بزرگان دین کی محبت کا جھوٹا دعویدار ان کے دشمنوں کے یہاں رشتہ کر لیتا ہے حالانکہ ان کے ساتھ شادی کرنا زنا کاری کا دروازہ کھولتا ہے۔ اس لئے کہ مرتد کے ساتھ نکاح جائز ہی نہیں ہوتا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲۶۳ میں ہے:

لَا يَجُوزُ لِلْمُرْتَدِّ أَنْ يَنْزَوِيَ  
مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً  
أَصْلِيَّةً وَكَذَلِكَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ  
الْمُرْتَدَّةِ مَعَ أَحَدٍ كَذَا فِي  
الْمَبْسُوطِ .  
مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلہ کسی سے جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح امام محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مبسوط میں ہے۔

حیرت ہے کہ سنی اپنے باپ دادا کے دشمنوں سے رشتہ نہیں کرتا مگر اللہ و رسول اور بزرگان دین کے دشمنوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں محسوس کرتا اور جب ان کے یہاں رشتہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ان کے یہاں شادی کرنے سے روکا جائے۔



ایسے لوگ جب اور ترقی کریں گے تو ہندوؤں کے یہاں رشتہ کرنے سے بھی ان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا جیسا کہ آج کل بعض نام نہاد ترقی یافتہ مسلمان غیر مسلموں کے یہاں شادی کرنے لگے ہیں۔

اور پھر ایسے لوگ جب اور بھی زیادہ ترقی کر جائیں گے تو اپنی بہن بیٹی کو بھی بیوی بنا کر رکھ لینے میں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور جب منع کیا جائے گا تو یہی کہیں گے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک کے لوگ بہن اور بیٹی کو بیوی بنا کر رکھنے لگے ہیں۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

بعض جاہل گنوار کہتے ہیں کہ لڑکی لانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کو لڑکی دینا غلط ہے حالانکہ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کا رشتہ ان سے کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ابھی گزرا۔

اور پھر لڑکی دینے میں تو صرف ایک فرد کو مرتد کے حوالہ کرنا ہے اور مرتد کی لڑکی لانے میں اپنے لڑکے اور اس کی اولاد کو ارتداد کے راستے پر کھڑا کرنا ہے اس لئے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس سنی لڑکے کی بیوی مرتد کے یہاں سے لائی گئی کچھ دنوں کے بعد وہ بھکی بھکی باتیں کرنے لگتا ہے اور اس کی اولاد نانی نانا کا اثر قبول کر لیتی ہے۔ مرتد کا مرداری ذبح کھاتی ہے، انہیں کا طور و طریقہ اختیار کرتی ہے یہاں تک کہ کچھ دنوں بعد وہ وقت آجاتا ہے کہ پورا گھر بے دین ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرتد کی لڑکی لانا ان کو لڑکی دینے سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس طرح سنیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

## شیطانی فریب

جب کوئی نام نہاد سنی کسی مرتد کے یہاں رشتہ کرنا چاہتا ہے تو دنیا دار مولوی شیطانی فریب سے کام لیتا ہے یعنی توبہ کرا کے نکاح پڑھا دیتا ہے اور پیسے لے کر اپنا

راستہ پکڑتا ہے اور توبہ کرنے والا مرتد بدستور سابق اپنے پرانے طریقے پر رہتا ہے۔  
توبہ کے بعد نکاح کا مسئلہ

اسی لئے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ توبہ کے بعد فوراً اس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ اپنی توبہ پر وہ قائم ہے یا نہیں۔ جیسے کوئی فاسق معین توبہ کر لے تو فوراً اسے امام نہیں بنا دیا جائے گا فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳ میں ہے کہ فتاویٰ قاضی خان پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اَلْفَاسِقُ اِذَا تَابَ لَا يُقْبَلُ فاسق توبہ کر لے تب بھی اس کی گواہی نہیں شَہَادَتُهُ مَا لَمْ يَمُضْ عَلَيْهِ زَمَانٌ قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گزر یَظْهَرُ عَلَيْهِ اَثَرُ التَّوْبَةِ۔ رجائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:  
امیر المؤمنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بد مذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں اور مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں۔

بہ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق (تتر بتر) ہو جاتے۔ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس وقت اجازت فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳)

۱۔ اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کے ثبوت میں پانچ حدیثوں کو نقل فرمایا ہے۔



دیکھئے! صبیح صرف آیات تشابہات یعنی اَلَمْ و حَمَّ اور وَجْهُ اللّٰهِ  
وَيَدُ اللّٰهِ کے مثل میں بحث کیا کرتا تھا وہ مرتد نہیں تھا بلکہ اس پر صرف بد مذہبی کا  
اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے  
بعد بھی اس کا سخت بائیکاٹ کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہو گیا۔

لہذا مرتد اور بد مذہب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجہ اولیٰ کئی برس تک دیکھا  
جائے گا۔ جب اس کی بات چیت اور طور و طریقہ سے خوب اطمینان ہو جائے کہ  
وہ اہلسنت و جماعت کا آدمی ہو گیا تب اس کے ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ نہیں۔  
لہذا جو شخص مرتد یا مرتدہ کو توبہ کرانے کے بعد فوراً ان کے ساتھ اپنے لڑکا لڑکی کا عقد  
کرے اور جو مولوی ایسا نکاح پڑھے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان دونوں کا مذہبی  
بائیکاٹ کریں اور ایسے دنیا دار مولوی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

### بد مذہب اور مرتد کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَكُونُ فِي الْخَيْرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ  
الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ وَيَأْتِيَهُمْ  
لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ (مسلم، بخاری ص ۲۸)

اپنے قریب نہ آنے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ  
نہ کر دیں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث  
شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی جماعہ باشندہ کر خود را بمکر و تلبیس یعنی بہت لوگ ہوں گے جو مکاری و فریب  
در صورت علماء و مشائخ و صلیا از اہل سے علماء، مشائخ اور صلیا بن کر اپنے کو  
نصیحت و صلاح نمایند تا دروغ بھائے مسلمانوں کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کریں  
خود را ترویج دہند و مردم را ببد مذہب گے تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائیں اور  
باطلہ و آراءے فاسدہ بخوانند۔ لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد  
خیالوں کی طرف بلائیں۔

اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جن  
دجالوں اور کذابوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف  
گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان  
کے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا ہے۔ یہی لوگ بد مذہب اور مرتد ہیں جن میں سے  
چند یہ ہیں۔

### چکڑالوی:

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم صرف ایچی ہیں اور بس۔ کھلا کھلم ساری حدیثوں کا انکار کرتا ہے یعنی اللہ  
کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو نہیں تسلیم کرتا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن  
کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ ان کو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور  
رسول کی فرمانبرداری کرو۔ (پ ۵۷)



### قادیانی:

یہ لوگ مرزا غلام احمد کو مہدی، نبی اور رسول مانتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔ خداوند قدوس نے ان سے یہ فرمایا تھا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ<sup>ط</sup>  
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (پ ۲۲: ۲۷)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بتایا تھا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا يَبْدُو بَعْدِي .  
 میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۵)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگا دی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

### رافضی:

یہ گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے یہ لوگ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کو کھلم کھلا گالیاں دیتے ہیں، یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا ان کو قرآن کریم نے یہ بتایا تھا۔

وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى  
 خدا تعالیٰ نے سارے صحابہ سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے (یعنی جنت کا)۔ (پ ۱۷: ۲۷)

اور قرآن کریم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ  
 وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا  
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا<sup>ط</sup>  
 اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں  
 ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ<sup>ط</sup>

(پ ۱۸: ۱)

گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا  
 اَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ .  
 میرے صحابہ کی عزت کرو اس لئے کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

اللَّهُ أَكْبَرُ فِي أَصْحَابِي  
 لَا تَتَّخِذُوهُمْ عَزَازًا بَعْدِي  
 میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ اعتراض نہ بنانا۔ (ترمذی - مشکوٰۃ ص ۵۵۴)

اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم فرمایا تھا:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي .  
 میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۵۴)

رافضی صحابہ کرام کو گالیاں دینے کے علاوہ اور بھی بہت سے کفری عقیدے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض فرقے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کیلئے تحفہ اثنا عشریہ دیکھیں۔

### خارجی:

اس گروہ کو یزیدی بھی کہا جاتا ہے یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا



بھلا کہتے ہیں، نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں اور ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں اور یزید پلید جس نے کعبہ معظمہ اور روضہ منورہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جن کی لید اور پیشاب منبر اقدس پر پڑے، ہزاروں صحابہ اور تابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسا عورتوں کو تین روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کیا اور جگر پارہ رسول فرزند بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر میدان کر بلا میں پیاسا ذبح کیا اور پھر بعد شہادت ان کے تن نازنین پر گھوڑے دوڑائے گئے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں۔ (دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۷) مگر جس نے یہ سب کچھ کیا ایسے یزید خبیث کو یہ خارجی جنتی قرار دیتے ہیں اور اسے امیر المؤمنین و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔<sup>۱</sup>

### وہابی دیوبندی:

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ:

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔<sup>۲</sup>

(حفظ الایمان ص ۸)

۱۔ یزید پلید کے جنتی ہونے کے بارے میں خارجی یزیدی جو بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب ہماری کتاب خطبات محرم ص ۳۴۵ پر دیکھیں۔ الاحمدی۔

۲۔ نئے ایڈیشن میں یہ عبارت کچھ بدل دی گئی ہے لیکن سارے وہابی دیوبندی اسی پرانی عبارت کو صحیح مانتے ہیں لہذا صرف عبارت بدلنے سے ان کا کفر نہیں اٹھ جائے گا۔

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تخذیر الناس ص ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یا نا سمجھ اور گنواروں کا خیال ہے اور آگے پھر یوں لکھا کہ:

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تخذیر الناس ص ۲۸)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اَلْعِبَادُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کیلئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انپٹھی نے لکھا کہ:

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سے نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براین قاطعہ ص ۵۱)



اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکر مٹی میں مل گئے جیسا کہ تقویۃ الایمان ص ۹ پر لکھا ہے۔

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں۔ اس لئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہندوستان، پاکستان، برما اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کیلئے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کا مطالعہ کریں۔

### وہابی غیر مقلد:

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا ہے جو وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے تمام کفریات میں شریک ہے اور یہ لوگ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی وغیرہ ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضرت امام ربانی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری اور حضرت مخدوم مہارکی وغیرہ سارے بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گمراہ بد مذہب تھے اس لئے کہ یہ سب کے سب مقلد تھے اور کسی امام کی تقلید ان کے نزدیک گمراہی و بد مذہبی ہے۔

### تبلیغی جماعت:

اس گروہ کے بھی سارے عقیدے وہی ہیں جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہیں مگر یہ لوگ اہلسنت و جماعت کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کیلئے ازراہ فریب صرف کلمہ و نماز کا

نام لیتے ہیں اور جب کوئی سنی دھوکے سے ان کی جماعت میں شامل ہو کر ان کے ظاہری اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے تو پھر یہ لوگ آسانی کے ساتھ اسے پکا وہابی دیوبندی بنا کر اللہ و رسول کی بارگاہ کا گستاخ بنا لیتے ہیں۔

### مودودی جماعت:

یہ گروہ اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہلاتا ہے یہ بھی وہابیوں، دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے یعنی بنیادی طور پر دونوں ایک ہیں۔ اس کے علاوہ اس جماعت کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی نے تمام انبیاء کرام خصوصاً حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام یہاں تک کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے۔

اور تمام صحابہ کرام خاص کر حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نکتہ چینی کر کے ان کی توہین کی ہے اور رافضیوں کو خوش کرنے کیلئے صحابی رسول کا تب و جی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ مسلمان تو مسلمان کا فر بھی شرما جائے اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان دراز قرار دیا ہے۔

اور محدثین کرام، مجتہدین اعلام، فقہائے عظام، مجددین ذوی الاحترام اور ائمہ اسلام خصوصاً حضرت امام غزالی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر نکتہ چینی کر کے ان کی بے ادبی کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ وہ نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نجات چاہے وہ کوئی اور کتاب تلاش کرے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ



تعالیٰ۔

نوٹ: ابوالاعلیٰ مودودی کی ان ساری گستاخیوں اور بے ادبیوں کی تفصیل کتابوں کے نام اور ان کی جلد و صفحہ کے حوالوں کے ساتھ جاننے کیلئے کتاب ”جماعت اسلامی“ تصنیف حضرت علامہ ارشد القادری قبلہ اور کتاب ”دو بھائی مودودی اور خمینی“ کا مطالعہ کریں۔

### اللہ اور ملائکہ کی لعنت

چکر الویت، قادیانیت، رافضیت، وہابیت، دیوبندیت اور غیر مقلدیت وغیرہ اہلسنت و جماعت کے خلاف جتنے فرقے ہیں موجودہ زمانے کے زبردست فتنے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں و پیروں پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ان کے یہاں اٹھنے بیٹھنے سے روکیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ أَوْ قَالَ الْبِدْعُ  
وَلَمْ يُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَعَلَيْهِ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ . لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ  
صَرْفًا وَلَا عَدْلًا .

(صواعق محرقة ص ۲۱ ملفوظ ط ۴ ص ۴)

کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول

کرے گا اور نہ اس کا نفل۔

### حضور کے راستہ پر نہیں

جو لوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ و مرتد ہو رہے ہیں اور اللہ و رسول کی بارگاہ کے گستاخ بن رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کی جس سے لوگ کفر و ارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے وہ یقیناً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ پر نہیں ہیں جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا  
وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ  
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .  
اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے  
نہ روکے وہ ہمارے راستہ پر نہیں۔

اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں۔ اس لئے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بد مذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لہذا جو عالم ان کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول ہے ورنہ دنیا کمانے کیلئے وہ صرف نام کا عالم ہے۔



## سب سے کمزور ایمان والا

اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا مسلمانوں پر واجب ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

امر معروف ونہی منکر واجب است اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا باجماع امت۔ اس پر امت کا اجماع

ہے۔ (ایضاح المسائل ج ۴ ص ۱۷۳)

لہذا اگر کوئی ہاتھ اور زبان سے برائی نہ روک سکے اور صرف دل سے برا جانے تو وہ سب سے کمزور ایمان والا ہے جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ جَوْشَن کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے رُو كُنَّ كِي قَدْرَت نہ ہو تو زبان سے منع فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶) قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ

سب سے کمزور ایمان ہے۔

## برائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ برا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ ہم سے کیا غرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے، بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں

آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں روکیں گے تو سب پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ ابن عدی کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْعَامَّةِ سب لوگوں کو بعض لوگوں کے الْحَاصَّةِ حَتَّىٰ يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيِّنًا عمل کے سبب عذاب نہیں دیتا مگر جب ظَهَرَ فِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يَنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے نہ روکیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو خدائے تعالیٰ عام اور خاص وَالْخَاصَّةَ۔

(مشکوٰۃ ص ۴۳۸) سب کو عذاب دے گا۔

یعنی اگر کچھ لوگ کوئی گناہ کریں تو اس کے سبب خدائے تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرماتا لیکن برائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب برائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ برائی کرنے والے پر برائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔

اور ترمذی شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ قَوْمٌ بِأَلَمَعْرُوفٍ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْثِرَنَّ اللَّهُ أَنَّ قَوْمٌ ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برے کاموں



يَبْعَثْ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِندِهِ سَعَةً مِّنْ عَذَابِهِ  
ثُمَّ لَنَذْغَنَّهٗ  
وَلَا يَسْتَجَابُ لَكُمْ .  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

سے منع کرتے رہنا ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی عذابا بہا و بلا ہائے دیگر بدعا احتمال یعنی دوسرے عذاب اور مصیبتیں دعا سے دفع دارند۔ اما عذابے کہ بر ترک امر دور ہو سکتی ہیں لیکن اچھی بات کا حکم دینا معروف و نہی منکر نازل می گردد اور بری بات سے روکنا چھوڑ دینے کے احتمال رفع نہ دارد و دعا در اں مستجاب سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہیں نبود۔

(اشعۃ المبعات ج ۳ ص ۱۷۵) ہوگی۔

اور ترمذی وابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ .  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

لوگ جب کوئی برا کام دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اور ابوداؤد ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

مِمَّنْ رَجُلٍ يُكُونُ فِي قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي  
گناہ کرتا ہوا اور وہ اسے روکنے کی طاقت

يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَغَيِّرُوا عَلَيْهِ  
وَلَا يَغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ  
بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا .  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خدائے تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

از بخا معلوم می شود کہ بہ ترک دادن امر معروف و نہی منکر عذاب دردنیام ہم برسد و عذاب آخرت باقی ست بخلاف گناہان دیگر کہ عذاب بر آں دردنیام لازم نیست۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اچھی بات کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی۔ بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ دنیا میں ان پر عذاب لازم نہیں۔ (اشعۃ المبعات ج ۳ ص ۱۷۷)

بیہقی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بَابًا هَلْهَا فَقَالَ يَارَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ أَقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطُّ .

خدائے تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ ہے۔ تو خدائے



تعالیٰ نے فرمایا میں پھر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو۔ اس لئے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کیلئے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں

ہوا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۹)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایں گناہ عظیم است ولہذا تقدیم کرد علیہ رابر علیہم۔ یعنی گناہوں کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے چہرہ کا رنگ نہ بدلنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے علیہ کو علیہم پر مقدم کیا۔ یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں۔ (ایضاً المصنف ج ۳ ص ۱۸۳)

اور کسی کے چپ رہنے پر جبکہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں تو اتنے بڑے عالم اور بزرگ ہیں مگر وہ کسی کو نہیں منع کرتے۔ ایک آپ ہی ہیں روکنے اور منع کرنے والے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہوتی تو وہ بھی ضرور منع کرتے..... اس صورت میں خاموش رہنے والے اور برائی کو دیکھ کر نہ روکنے والے پیر و مولوی اور زیادہ عذاب کے مستحق ہوں گے۔

## طرح طرح کے فریب

آج کل اہلسنت و جماعت کے یہاں جلسے اور کانفرنسیں بہت ہوتی ہیں جن میں اکثر تقریریں صرف ڈرامائی اور رسمی ہوتی ہیں۔ ایمان کے ڈاکو جس راستہ سے سنیوں کے گھروں میں گھس کر ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور سنیت کو بہت زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں اس راستہ کو بند نہیں کرتے۔ یعنی بدنہ ہوں

کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے نہیں روکتے اور نہ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں بلکہ بعض مولوی اور پیر خود ہی ان کے یہاں رشتہ کر لیتے ہیں جسے سنی عوام سند بنا کر بدنہ ہوں کے یہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور تھوڑے دنوں میں گھر کے گھر گمراہ و بدنہ ہب ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں اگر کہیں کوئی عالم دین اس برائی کے خلاف کچھ بولتا یا لکھتا ہے تو نصیحت قبول کرنے کے بجائے اس سے دشمنی کرتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے اس کی حق باتوں کا اثر زائل کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ نہ خود عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو عمل کرنے دیتے ہیں۔

کہیں کوئی اس کی حق گوئی کو عیب جوئی قرار دیتا ہے اور اٹلے اسی کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جبکہ پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا عیب جوئی ہے اور جو برائی علانیہ کی جاتی ہو اس کے خلاف بولنا حق گوئی ہے، عیب جوئی نہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غیبت ہے حالانکہ جو برائی کوئی کھلم کھلا کرتا ہے اس کا لوگوں میں کرنا غیبت نہیں۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ

لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا

غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا

غیبت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے

چہرہ سے ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ ایمان غیبت بحوالہ رد المحتار)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عرس میں عورتوں کو آنے سے کیوں نہیں روک



پاتے یعنی جب وہ عالم دین عرس میں عورتوں کو آنے سے روکنے پر کامیاب ہو جائے گا تب وہ بد مذہبوں اور مرتدوں سے رشتہ نہیں کریں گے ورنہ ان کے یہاں وہ برابر شادی بیاہ کرتے رہیں گے۔

بریں دین و دانش بیاید گریست

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عالم بڑے حق گو ہیں تو آ کر عورتوں کو مزار سے ہٹائیں۔ اے کاش! ایسے لوگ حق گوئی کا معنی جانتے اور اگر جانتے ہیں تو جاہل نہ بننے کہ حق گوئی کا معنی ہے حق بات کہہ دینا اس کے معنی مزار سے عورت ہٹانا نہیں ہے۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب اس میں خود فلاں فلاں برائی پائی جاتی ہے تو وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کا حق نہیں رکھتا۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔ خود برائیوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کی تاکید کرنا۔ تو ایک واجب کے چھوٹنے سے دوسرے واجب کا چھوڑنا جائز نہیں۔

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

در وجوب امر بمعروف شرط نیست امر بالمعروف کے واجب ہونے میں کہ امر خود نیز فاعل باشد۔ و بے خود امر کا بھی عامل ہونا شرط نہیں بلکہ آں نیز درست است زیرا کہ امر بغیر عمل بھی امر بالمعروف جائز ہے۔ کردن نفس خود را واجب است۔ اس لئے کہ اپنے آپ کو امر بالمعروف و امر کردن غیر واجب دیگر۔ اگر یک کرنا واجب ہے اور دوسرے کو امر واجب فوت شود ترک واجب دیگر بالمعروف کرنا دوسرا واجب ہے۔ اگر

جائز نباشد۔ و آنکہ واقعہ شدہ کہ لم تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ بر تقدیر تسلیم کہ ورود آں دار امر معروف و نہی منکر باشد مراد زجر و منع از نا کردن است نہ از گفتن۔

(ابوالمعات ج ۲ ص ۱۷۳)

ایک واجب چھوٹ جائے تو دوسرے واجب کا چھوڑنا ہرگز جائز نہ ہوگا۔ اور وہ جو قرآن مجید پارہ ۲۹ میں لَمْ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ آیا ہے اگر اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں تسلیم بھی کر لیا جائے تو عمل نہ کرنے پر زجر و توبیخ مراد ہے نہ کہنے پر۔

اور پھر تحریر فرماتے ہیں:

دیگراں را امر و نہی کردن و خود بد ادا عمل نمودن موجب عذاب است۔ دوسروں کو امر و نہی کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب ہے لیکن یہ عذاب و ایں بجہت عمل نمودن است نہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی بجہت امر و نہی کردن کہ اگر ایں را وجہ سے نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر امر و ہم نہ کند مستحق ترمی گردد آزا بترک نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا دو واجب۔

(ابوالمعات ج ۲ ص ۱۷۵)

مستحق ہوگا۔

پھر کوئی معقول آدمی یہ بات ہرگز نہیں کہے گا کہ میں حق بات اس لئے نہیں قبول کروں گا کہ اس کا پیش کرنے والا خود اس پر نہیں چل رہا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی لوگوں سے حفظان صحت کے اصول بیان کرے اور سننے والے دیکھیں کہ یہ شخص خود حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت برباد کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم خود چونکہ ان اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت خراب کر رہے ہو۔ اس لئے ہم حفظان صحت کے یہ



اصول قبول نہ کریں گے۔ البتہ جسے عقل سے کوئی حصہ نہ ملا ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

گفت عالم بگوش جاں بشنو ورنمائد بگفتش کردار

باطل ست آنکہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ورنبشت ست پند بر دیوار

دعا ہے کہ خدائے عز و جل سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب پیارے مصطفیٰ اصلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگان دین کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے

دشمنوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔

آمِنْ بِجَاهِ حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ

تَعَالَى وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

تمت

بَعُوْهُ تَعَالَى ثُمَّ يَعُوْنَ رَسُوْلُهُ الْاَعْلَى

جَلَّ جَلَالُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جلال الدین احمد امجدی

۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء

## فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ

عقائد اہل سنت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ترویج و اشاعت میں جن بزرگان دین کی خدمات جلیلہ تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل میں ان میں ایک نام حضرت فقیہ ملت مفتی اہلسنت علامہ جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ کا شمار اکابر علمائے اہلسنت میں ہوتا ہے۔

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمدی کے بارے میں حضرت فقیہ اعظم ہند مفتی

شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میرے برادر خواجہ تاش فقیہ ملت حضرت

علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب علم و فضل، خشیت و تقویٰ، اتباع شریعت میں یگانہ

عصر ہیں۔ ان سب خوبیوں میں سب سے بڑی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ دینی معاملے میں

نہ مداخلت کرتے ہیں اور نہ کسی بڑے سے بڑے شخص سے مرعوب ہوتے ہیں اور نہ ناقدین

کی بے جا تنقید کی پرواہ کرتے ہیں۔“ آپ ہندوستان کے صوبے یوپی کے شہر ضلع بستی کے

ایک قصبے اوجھانگ میں ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے آپ نے اپنے والد ماجد کی خواہش

کے پیش نظر علوم دینیہ کی تحصیل کی جانب توجہ مبذول فرمائی اور ۱۹۳۳ء میں صرف ۱۰ سال کی

عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا اور پھر مزید تعلیم کے لئے مدرسہ التفات گنج تشریف لے گئے

اور وہاں کے مدرسہ کا نصاب مکمل کرنے کے بعد ناگپور میں حضرت علامہ ارشد القادری علیہ

الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں مدرسہ شمس العلوم میں مدرس تھے۔ گھریلو

پریشانیوں اور نامساعد حالات کے باوجود تعلیم جاری رکھی اور بالآخر ۲۴ شعبان ۱۳۷۱ء

مطابق ۱۹ مئی ۱۹۵۲ء کو حضرت علامہ ارشد القادری نے آپ کو سند فراغت عطا فرما کر

دستار بندی فرمائی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت فقیہ ملت مختلف مدارس میں تدریس



کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر حضرت شعیب الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے طلب فرمانے پر دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف آگئے اور مسلسل ۴۱ برس دارالعلوم فیض الرسول میں تدریس کے فرائض باحسن و خوبی سرانجام دیئے۔ بالآخر ناسازی طبع کے باعث ۱۲ شعبان ۱۴۱۶ھ کو مستعفی ہو کر اپنے آبائی وطن اوجھانگ تشریف لے آئے جہاں آپ نے دارالعلوم امجدیہ ارشدالعلوم قائم فرمایا تھا۔ وہاں تعلیم کا سلسلہ جاری فرمایا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جہاں آپ اچھے مدرس تھے وہیں بہترین فقیہ اور مفتی بھی تھے۔ آپ نے ۲۴ صفر المظفر ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء کو ۲۴ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا اور پھر تادم واپسی فتویٰ نویسی کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ فتویٰ نویسی کے علاوہ آپ نے عوام اہلسنت کے لئے قابل قدر تصانیف کا ذخیرہ چھوڑا جن میں سے چند درج ذیل ہیں: ۱- فتاویٰ فیض الرسول ۳ جلد ۲- خطبات محرم ۳- غیر مقلدوں کے فریب ۴- بزرگوں کے عقیدے ۵- اسلامی تعلیم چار حصے ۶- احکام نیت ۷- حج و زیارت ۸- انوار شریعت ۹- علم اور علماء ۱۰- سید الاولیاء رفاعی رحمۃ اللہ ۱۱- معارف القرآن ۱۲- باغ فدک اور حدیث قرطاس ۱۳- مگدستہ مثنوی ۱۴- محققانہ فیصلہ ۱۵- ضروری مسائل ۱۶- انوار الحدیث ۱۷- عجائب الفقہ ۱۸- تعظیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۹- اسرار مثنوی ۲۰- گلزار مثنوی ۲۱- اور زیر نظر کتاب بند بہوں سے رشتے وغیرہ۔

چونکہ آپ کو علم فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اس لیے آپ نے بیعت کا شرف بھی فقیہ اعظم خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ امجد علی اعظمی صاحب بہار شریعت سے حاصل کیا۔ نیز ۱۴۱۲ھ میں حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ سے عرس قاسمی کے موقع پر آپ کو خلافت بھی عطا فرمائی۔ جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف کی طرف سے ۲۸/ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو حضرت کو قبلہ عالم ایوارڈ سے نوازا گیا اور پھر رضا اکیڈمی بمبئی نے مسلک کی خدمات کے پیش نظر آپ کو ۷ فروری ۱۹۹۸ء کو امام احمد رضا ایوارڈ پیش کیا۔

آپ نے ۲۳/ اگست ۲۰۰۱ء کو ساڑھے بارہ بجے رات اوجھانگ میں وفات پائی اور اپنے مدرسہ جامعہ امجدیہ ارشدالعلوم میں دفن ہوئے۔



